

Lesson No. 4

End of Term

تعلیمی دورانے کا اختتام

David Daiches

Words Meanings

Words	Synonyms	Urdu Meanings
Grind	Hard work	مشکل کام
Abundant	Plentiful	کثیر تعداد میں
Fierce	Intense	شدید
Stretching	Spreading	پھیلا ہوا
Dismal	Miserable	افسردہ۔ بے کیف
Attic	Upper Room	اوپر والی منزل کا کمرہ
Funereal	Sad, Mournful	ماتمی
Ominous	Threatening	دھمکی والا۔ ڈراؤنا
Tread	Walk	چال۔ قدموں کی آواز
Herald	Announce	اطلاع کرنا
Summons	Court Order	عدالتی بلاوا
Damnation	Hell, Destruction	جہنم
Anticipation	Advance Knowledge	پہلے سے آگاہ کر دینا
Oppressive	Brutal, Repressive	ظالمانہ
Sensation	Feeling, Emotion	حسّات
Escaped	Fugitive	بھاگا ہوا۔ مطرور
Respite	Interval	وقفہ
Preceding	Previous, Last	پہلے والا
Skating	Sliding on Ice	برف پر پھسلنا
Fortnight	Fifteen days	پندرہ دن
Felicity	Happiness	خوشی
Savour	Taste, Enjoy	لطف اٹھانا

Acquit	Release	چھوڑ دینا
Embankment	Edge	کنارہ
Implication	Connotation	ذیلی اشارے
Parapet	Rampart	منڈیر
Faintly	Dimly	مدھم
Swirls	Spin	بھنور
Luminous	Bright	زورشن
Fervently	Passionately	جذبات سے
Rumination	Meditation	سونچ بچار
Tramp	Vagabond	آوارہ گرد
Splash	Sound made while following in water.	پانی میں گرنے کی آواز
Fling	Throw	پھینکنا
Probability	Possibility	امکان
Gruff	Abrupt in manner	مکروہ۔ برا
Sneer	Criticize	طنز کرنا
Stray	Roam	گھومنا، پھرتا
Quail	Draw back	پچھے ہٹنا
Agony	Pain, anguish	عذاب
Resolute	Firm	پکا
contemptible	Hate able	نفرت کے قابل
Despair	Disappointment	مایوس
Heave	Sigh	آہ بھرتا
Torrent	Waves	لہریں
Ooze	Wet mud, Slime	مٹی
Forlorn	Alone, Lonely	اکیلا۔ تنہا
Rag	Torn piece of cloth	چٹھڑا
Opaque	Obscure	مدھم

Complete Urdu Translation

مکمل اردو ترجمہ

I believe a school teacher wrote a book some years ago with title "Friday Thank God". That phrase expresses perfectly my attitude to the arrival of the weekend during term time when I was a school boy. The daily grind of school, with its abundant homework, its fierce competition, the sense of never being able to relax, pressed heavily upon me in spite of the fact that I often enjoyed the actual classroom work. Waking up in the morning with the knowledge that one simply had to get out of bed, that there was no possibility of turning over for an extra doze, and seeing the hours of school stretching ahead, was a dismal experience, especially on a Monday. We had a maid once who would climb each morning with grim steps up to the attic floor where Lionel and I slept in one bedroom and my sister Sylvia in another, and announce in deep, funeral tones: "Lionel, David, and Sylvia - time!" I used to lie waiting for that ominous tread on the uncarpeted attic stairs, and the voice it heralded sounded in my ears like a summons to damnation. The anticipation was always worse than the reality; I don't remember ever being especially unhappy in class; but the oppressive weight of the knowledge of a full day's school ahead remained a characteristic sensation of my childhood and disappeared only after I had left school and entered the university, where the smaller number of classes to be attended and the freedom of the student to come and go meant a completely new kind of academic world. To wake up on a Thursday morning to feel the end of the week already lying ahead: Friday morning was positively rose-coloured. The last 'period' (as each of our lessons was called) on a Friday, whatever the subject, had its special happy flavour of the end of the week, and one walked home from school on a Friday afternoon (however much homework had been assigned for the Monday) with the tread of an escaped prisoner. Friday night, with two solid days before school again, was the best night of the week; Saturday night, with still a whole day between it and

Monday, was pleasant in a quite different way; Sunday night was full of the threat of Monday morning.

مجھے یقین ہے کہ کچھ سال پہلے سکول کے ایک استاد نے کتاب لکھی جس کا عنوان تھا "جمعہ، شکر خدا کا" یہ الفاظ تعلیمی دورانیے کے دوران ہفتہ وار چھٹیوں کی آمد سے متعلق میرے احساسات کی مکمل ترجمانی کرتے ہیں، جس وقت میں سکول کا طالب علم تھا۔ سکول کا روزانہ محنت والا کام، بہت زیادہ ہوم ورک (گھر پر کیا جانے والا سکول کا کام) شدید مقابلہ (طلباء کے درمیان)، کبھی بھی آرام سے نہ ہو سکنے کا احساس، مجھ پر بہت زیادہ دباؤ ڈالتا تھا، اس حقیقت کے باوجود کہ میں اکثر کلاس میں کام کر کے لطف اندوز ہوتا تھا۔ یہ جانتے ہوئے صبح جاگنا کہ آدمی کو بستر چھوڑنا ہی ہے، اور کروٹ بدل کر تھوڑی سی اضافی نیند کا کوئی امکان نہیں اور آگے پھیلے ہوئے سکول کے اوقات کو دیکھنا، ایک افسردہ تجربہ تھا خاص کر پیر کے دن۔ ایک بار ہماری ایک نوکرانی ہوتی تھی جو کہ ہر صبح خوفناک قدموں کے ساتھ اوپر والی منزل کے کمرے میں آتی تھی جہاں میں اور Lionel ایک کمرے میں سوئے ہوتے تھے اور میری بہن Sylvia دوسرے کمرے میں سوئی ہوتی تھی۔ اور وہ (نوکرانی) دھیمے ماتمی انداز میں اعلان کرتی تھی Sylvia, David, Lionel "۔۔۔ وقت!" (میں) اوپر والے کمرے کی بغیر قالین والی سیڑھیوں سے اٹھنے والی منحوس قدموں کی چاپ کے انتظار میں لیٹا رہتا تھا۔ اور یہ اعلان جو مجھے سنائی دیتا تھا تو آواز میرے لیے جہنم کا بلاوا لگتا تھا۔ پہلے سے آگاہ ہونا، حقیقت سے زیادہ بدتر تھا۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں کلاس میں کبھی بھی ناخوش نہیں ہوا۔ مگر پورے دن سکول کے کام کا علم، اس کا بوجھ میرے بچپن کا ایک خاص احساس رہا ہے۔ اور یہ صرف اسی وقت ختم ہوا جب میں نے سکول چھوڑا اور یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ جہاں تھوڑی کلاسوں میں آنا پڑتا تھا اور طالب علم کو آنے کی آزادی تھی اور یہ ایک مکمل طور پر نئی قسم کی تعلیمی دنیا تھی۔ جمعرات کی صبح کو جاگنا، یہ محسوس کرنا کہ آگے ہفتہ وار چھٹی ہے۔ جمعہ کی صبح کو بالکل پھولوں کے رنگ جیسی ہوتی تھی۔ جمعہ کے دن آخری پیریڈ (جو کہ ہمارا ہر سبق کہلاتا تھا) چاہے جس مضمون کا بھی ہوتا تھا، اپنے اندر ریختے کے ختم ہونے کی ایک خاص رنگینی لیے ہوتا تھا۔ اور جمعہ کی دوپہر کے بعد ہر کوئی (چاہے پیر کے لیے جتنا بھی گھر کا کام ملا ہو) فرار ہونے والے قیدی کی طرح

افسوس کہ بعد میں کم ہو کر دو مہینے کر دی گئی اور پھر (اگر میری یادداشت کی محرومی مجھے دھوکا نہیں دے رہی تو) صرف دس دن کر دی گئیں۔ مگر اصل چھٹیاں تو گرمی کی چھٹیاں تھیں۔ دو ماہ کی چھٹیاں جو ہمیں گرمیوں میں ملا کرتی تھیں اور یہی وہ ماہ ہوتے تھے جن کی جانب پورا سال گامزن رہتا تھا۔

Two months seemed a long, long time in those days; indeed, I used to have the feeling that, for all practical purposes, I could look forward to a period of permanent felicity. I would walk home across the Meadows in the July sunshine, wearing my summer school clothes of grey cricket shirt, grey shorts, and red Wetson's blazer, and savour my happiness with conscious relish. I could hardly believe that three strenuous school terms had indeed rolled away and the longed for, dreamed of almost (it seemed at times) mythical summer holidays were at hand, unspoilt as yet, lying intact and promising just ahead. It all seemed too good to be true. Wishes didn't come true in this life - I knew that: all my early childhood I longed desperately for a tricycle, which my parents could never afford, and later the wish was transferred to a bicycle, and there, too I was permanently disappointed. (I bought my first bicycle for myself when I was twenty-one with prize money I had won at Edinburgh University). How often had I stood outside sweet shops with empty pockets longing for a penny or two to materialize somehow or hung on the outskirts of a crowd around an ice-cream barrow wondering whether the ice-cream man would be miraculously inspired to offer me a 'cornet' or a 'slider' free. These things never happened. (The few pence a week pocket-money we received was to be put into a money box and saved, and during our early childhood Lionel, Sylvia and I never had anything to spend for ourselves). Yet summer and the summer holidays did come; the school year did come to an end, and one did find oneself at last standing by the trunks and suitcases outside No.6, Miller field Place, waiting for the taxi (glorious vehicle) that was to convey the family and its luggage to the railway station.

ان دنوں دو ماہ ایک لمبا، لمبا عرصہ دکھائی دیتا تھا، یقیناً مجھے یہ احساس ہوتا تھا کہ تمام عملی کاموں کے لیے میں ایک پر عرصہ دور کی توقع کر سکتا ہوں۔ جولائی کی دھوپ میں، میں سکول کے گرمیوں کے

کپڑوں کی گرے رنگ کی کرکٹ شرٹ، گرے ٹیکر، اور سرخ رنگ کا ویٹ سنز کا کوٹ پہنے میں سبز میدانوں کو کراس کر کے گھر جاتا اور جان بوجھ کر میں اپنی خوشی کے مزے لیتا تھا۔ مجھے مشکل سے یقین آتا تھا کہ تین مشکل تعلیمی دورانیے گزر گئے ہیں اور (بعض اوقات لگتا تھا) کہ افسانوں جیسی گرمی کی چھٹیاں جن کی میں خواہش کرتا تھا اور جن کے خواب دیکھا کرتا تھا، میرے ہاتھ میں تھیں (آگنی تھیں) پوری طرح سے اور امیدوں کے ساتھ میرے سامنے تھیں۔ یہ سب اتنا اچھا تھا کہ یقین نہیں آتا تھا۔ اس زندگی میں خواہشیں پوری نہیں ہوتیں۔ مجھے یہ معلوم تھا۔ اپنے ابتدائی بچپن میں، میں تین پہیوں والی سائیکل کی خواہش کرتا رہا۔ جس کی میرے والدین کبھی بھی استطاعت نہیں رکھتے تھے اور پھر یہی خواہش دو پہیوں والی سائیکل میں بدل گئی اور وہاں بھی مجھے مایوس ہونا پڑا۔ (میں نے اپنے لیے پہلی سائیکل اس وقت خریدی جب میں اکیس سال کا تھا اس رقم سے جو میں نے "ایڈن برگ" یونیورسٹی میں جیتی تھی) کئی بار میں مٹھائی کی دکان کے باہر خالی جیب ایک یا دو سکوں کی خواہش کے لیے کھڑا رہتا، یا اپنی خواہش پوری کرنے کے انتظار میں رہتا۔ یا آئس کریم کی ریڈمی کے گرد جمع ہجوم کے آس پاس منتظر رہتا یہ سوچتے ہوئے کہ آئس کریم والے معجزاتی طور پر متاثر ہو مجھے "Cornet" (آئس کریم کا نام) یا Slider (یہ بھی آئس کریم کا نام ہے) مفت دے دے۔ مگر ایسا کبھی ہوا نہیں۔۔۔ (مفتے میں جو چند سکے ہمیں جیب خرچ کے طور پر ملا کرتے تھے۔ وہ ہمیں پیسے کے ڈبے میں ڈالنے پڑتے اور محفوظ کرنے پڑتے تھے اور بچپن میں میرے Lionel اور Sylvia کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا تھا) پھر بھی گرمی اور گرمی کی چھٹیاں ضرور آتی تھیں، سکول کا سال (دورانیہ) ضرور ختم ہوتا اور آدمی خود کو ٹرنک اور سوٹ کیسوں کے ساتھ باہر نمبر 6 Millerfield Place پر کھڑا ٹیکسی کے انتظار میں پاتا۔ (ٹیکسی تب شاندار لگتی) جو فیملی اور سامان کو ریلوے اسٹیشن تک پہنچاتی۔

Solution of Exercise

Q1: What was the Daiches' attitude towards the week-end as a school boy? Why did he long for it?

Ans: David Daiches always liked weekend. He had always been very enthusiastic about weekend. Friday night was the happiest night for him with two solid holidays to come. On Friday afternoon he walked home like an escaped prisoner.

Q2: What was his general view of school life?

Ans: As a whole David Daiches was a good student. He often enjoyed his class work. But the regular burden of school work, a lot of home work, the tough competition among the class students, and the thought that he is not relaxed, pressed him heavily and made him bored.

Q3: He liked holidays for their freedom - freedom from what?

Ans: David Daiches liked holidays because during holidays he enjoyed freedom from the heavy school work. He thought the daily school work as a heavy burden. He always wished to be free and relaxed the long summer holidays gave him this freedom and relaxation.

Q4: How did he spend his summer holidays?

Ans: I would walk home across the Meadows in the July sunshine, wearing my summer school clothes of grey cricket shirt, grey shorts and red Weston's blazer, and savor my happiness with conscious relish. I could hardly believe that Three strenuous school terms had indeed roll away and the longed for, dreamed of almost (it seemed at times) mythical summer holidays were at hand, unspoilt as yet, lying intact and promising just a head. It all seemed too good to be true.

Q5: Wishes don't come true in this life, writes Daiches. What are the things he longed for but could not have?

Ans: "Wishes do not come true", fits David Daiches. In his childhood he wished for a tricycle and could not get it because his parents could not afford it. Later his wish for tricycle transformed into bicycle which he got with a prize at age of twenty-one. He won the prize at Edinburgh University. He often stood outside the sweetshop with empty pocket or hung on the outskirts of a crowded around an ice-cream barrow, with a hope that the ice-cream man would be inspired to offer him a "Cornet" or "Slider". But these things never happened.

Q6: What did he do with his pocket money?

Ans: David Daiches, his brother Lionel and Sister Sylvia had nothing to spend in their childhood. The small amount of pocket

money which they received was to be put into a money box and saved.

Additional Questions Answers

Q1: What was the most irritating thing for David in the morning?

Ans: Waking up in the morning with knowledge that one simply had to get out of bed, that there was no possibility of turning over for an extra doze, and seeing the hours of the school stretching ahead, was a dismal experience for David.

Q2: How did the writer wait in the morning for his maid?

Ans: The writer used to sleep in the attic (upper) floor. He used to wait for the ominous tread of his maid on the uncarpeted stairs. The maid would climb each morning with grim steps to the attic floor where David uses to sleep.

Multiple Choice Questions

1. The daily grind of school pressed heavily upon him. The underlined word means
A. Work B. Happiness C. Stress D. Fun
2. The writer used to sleep an optic floor.
A. Lower B. Upper C. Narrow D. Open
3. The word felicity means.
A. Joy B. Pain C. Slavery D. None of these
4. Choose the correct spelling.
A. Louxuriously B. Lexuriously
B. C. Luxuriously D. Luxeriously
5. The boy was writing a letter. The underlined word is a/an
A. Adverb B. Gerund (verbal noun)
C. Verb (present participle) D. Adjective
6. His writing is legible. The underlined word is a/an
A. Noun B. Gerund C. Adjective D. Adverb
7. I saw a boy running. The underlined word is a/an
A. Verb B. Noun C. Gerund D. Participle

Answers

1.C	2.B	3.A	4.C	5.C	6.B	7.D
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----